

ہے کہ ایک آدمی نماز پڑھ کر آتا ہے تو وہ نماز کا دسوال حصہ لے کر آتا ہے۔ دوسرانوں حصہ، تیسرا آنھواں حصہ، اور اسی طرح کوئی زیادہ کوئی کم، اور کوئی بالکل محروم لوٹتا ہے۔ (مولانا عبدالمالک)

### کروڑپی سکیم

س: آج کل مختلف بیک اور بیڈیاٹی اوارے کروڑوں روپے کے نقد انعامات اور کار اور دیگر پرکشش قیمتی انعامات کا لائچ دے کر ذرائع البلاغ کے ذریعے، پوری قوم کو راتوں رات کروڑپی بننے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ کیا اس قسم کی اسکیمیں جوا اور قمار بازی کے ذمہ میں آتی ہیں؟ بعض لوگ اسے قرعہ اندازی قرار دیتے ہیں۔

ج: راتوں رات کروڑپی بننے اور بعض بندکوں کی طرف سے اکاؤنٹ کھولنے پر منت کار حاصل کرنے کے حوالے سے آپ کے سوال کا جواب دینے سے قبل قرعہ اور جوئے کے بیادی فرق کی وضاحت ضروری ہے۔ بالعموم جو حضرات انعامی بانڈیا اس قسم کی لائزی کو راجح کرنا چاہتے ہیں، اسے قسم کے کمیل اور قرعہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ حقیقت واقعہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ قرعہ میں کسی قسم کی بازی نہیں لگائی جاتی، نہ سڑھاتا ہے، نہ کسی رقم یا جنس کو دلو پر لگایا جاتا ہے۔ بلکہ ایک سے زائد جائز امکانات میں سے انتخاب کے لئے کسی ایک چیز کو بلا شعور و ارادہ مجن لیا جاتا ہے۔ مثلاً حضور نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ پر تشریف لے جاتے تو غیر جانب داری سے یہ طے فرمائے کے لئے کہ امہات المومنین میں سے کون آپ کے ہمراہ جائیں، قرعہ سے طے فرماتے اور بعض اوقات ان ایام میں، جن میں ام المومنین کی باری ہوتی ان کو یا ان کی رضاکارانہ رخصامندی سے کسی ام المومنین کو ساختھے جلتے۔ اس عمل میں نہ کوئی بازی لگتی نہ کسی قسم کے نقصان کے خدشے (risk) کا وصل ہوتا۔ اس کے برخلاف عرب جاہلیت میں جوئے کی مختلف مشکلیں موجود تھیں جن میں رقم اور اجتسس کو بازی پر لگایا جاتا تھا اور ایک معمولی رقم کو بازی میں لگا کر چند لمحوں میں ایک شخص نہ صرف مل دار بلکہ دوسرا کے اہل و عیال کا مالک بھی بن جاتا تھا۔

آج کے دور میں لائزی کی جو شکل اختیار کی جاتی ہے یہ بعینہ جوئے کی شکل ہے۔ ہزارہا افراد ایک معمولی رقم کے عوض تک خریدتے ہیں اور ان گھٹوں پر جو نمبر درج ہوتے ہیں، ان میں سے کسی ایک پر کامیابی کی شکل میں لاکھوں روپے کے مالک بن جاتے ہیں۔ اگر تک خریدنے کے بعد ایک شخص دس ہزار روپے بیک میں جمع کرتا ہے اور اس کے عوض اسے ایک کافی کاروبار کا پر زدہ دیا جاتا ہے جس پر ایک نمبر لکھا ہو، پھر قرعہ اندازی سے کوئی ایک نمبر منتخب کر کے جن لوگوں نے حساب کھولا ہوا تھا ان میں سے کسی ایک کو کاروے دی جاتی ہے، تو یہ ہر لحاظ سے جوئے کی تعریف میں آتا ہے۔

بھی شکل کروڑپی بننے کی اسکیوں کی ہے۔ جب بھی ایک Instrument یا شے اس غرض سے لی جائے گی کہ اس کو لینے کے نتیجے میں قرعہ اندازی کے بعد جن جن افراد نے اس مقابلے میں حصہ لیا ہے، ان

میں سے جس کا نمبر نکل آئے، اسے کاریا کوئی بڑی رقم دے دی جائے تو شرعاً اس کی حیثیت وہی ہے جو عام جوے کی ہے۔ سورۃ العائدہ میں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اسے قطعی طور پر حرام قرار دیا ہے۔ ارشادِ ربیٰ ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَنِ فَاجْتَنِبُوهُ لِعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ اِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَنُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي النَّحْمَرِ وَالْمَيْسِرِ وَعَدَكُمْ عَنِ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ۝ (العائدہ ۵: ۹۰-۹۱) ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، یہ شراب اور جوا اور یہ آستلنے اور پانے، یہ سب گندے شیطانی کام ہیں، ان سے پر چیز کرو، امید ہے کہ تمہیں فلاں نصیب ہو گی۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے وزمیان عداوت اور بغضہ ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔ پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے؟“

اس معاملے کے فقیہی پہلو پر قرآن پاک کے اس حقیقی فیصلے کی حکمت بہ ظاہریہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو اہل حلال کے لیے محنت و مشقت اور حلال ذرائع سے حصول مل دو دوست کی تعلیم و نیا چاہتا ہے۔ راتوں رات مل دار بننے کا پھر انسانوں میں وہ جلد بازی اور سولت پسندی پیدا کرتا ہے جو معاشی جدوجہد اور محنت کی ضد ہے۔ جلد منفعت حاصل کرنے کی خواہش ایک شخص کو اللہ کے بندے کے بجائے مل کا بندہ بنادیتی ہے۔ اس کی تمام کوشیں جائز و ناجائز کی تمیز سے آزاد ہو کر، صرف حصول دولت پر مرکوز ہو جاتی ہیں۔

سورۃ العائدہ کی اس آیت پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ جو سبب سود کو حرام کرنے کا تھا بینہ وہی سبب جوئے کو حرام کرنے کا ہے۔ ایک سودی اوارہ بہت سے چھوٹے چھوٹے صارفین کی رقم لے کر اپنے معاشی مغلاد کے لیے استعمال کرتا ہے اور رقم جمع کروانے والوں کو ایک مقررہ شرح سے ”نفع“ کے نام پر سود دلتا ہے۔ اسی طرح ایک لاڑی ڈالنے والا اوارہ لاکھوں افراد سے نکٹ کا معاوضہ وصول کر کے کروڑوں روپے جمع کرتا ہے اور اس رقم سے ایک کاریا ایک کروڑ روپے کا ایک انعام، ان میں سے کسی ایک کو دے کر بیقریہ رقم خود اپنے فائدے کے لیے استعمال میں لاتا ہے۔ نتیجتاً جتنے لاکھوں افراد نے نکٹ لیے تھے، انھیں مایوسی کے علاوہ بدلتے میں کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی۔ اور اگر پانزت، انھیں مایوسی سے بچانے کے لیے کوئی تحفہ خیال خاطر رکھنے کے لیے دے دیا جاتا ہے تو اس سے ان کا اس قسم کی کسی اسکیم کے لیے نکٹ خریدنا جائز نہیں ہو جاتا۔ ظاہر ہے نکٹ خریدنے کا مقصد محض وہ معمولی تحفہ حاصل کرنا ہے تھا، اس کا اصل مقصد کوڑپی بنتا یا کاریا کوئی اور بڑی چیز حاصل کرنا تھا۔ اسی کا نام جوا ہے۔

اس طرح کے ہجنہدوں سے قوم کو لاپچی، مادہ پرست، خود غرض اور استھانی بنتانے کے لیے قوی دولت کا استعمال، قوی وسائلِ ابلاغ عام کا استعمال، مکحر اور قش کو قائم کرنا اور معروف اور حسنات کو روکنا ہے۔ قرآن کریم نے سورۃ الحجج میں واضح حکم دیا ہے کہ جب اللہ کے ایسے بندوں کو زمین میں اختیار دیا جائے تو وہ نظامِ صلوٰۃ و زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ امر بالمعروف کرتے ہیں اور منکر و نجاش سے روکتے ہیں اور نفس اور مل

کے بندے نہیں بن جاتے۔ **الَّذِينَ إِنْ مَكْنُونُهُمْ فِي الْأَرْضِ إِنَّمَا الصَّلَاةَ وَالزَّكُورَةَ وَالصُّرُوفُ إِلَّا مَعْرُوفٌ وَمَنَّهَا عَنِ الْمَعْنَوْرِ وَلِلَّهِ عِلْمُ الْأَمْوَارِ** (الحج: ۲۱: ۲۲) یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زین میں اقدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، یعنی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے۔ اور تمام حللات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

پہ ظاہری معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی اس آیت کے بعد عکس ہم اپنے نی وی، ریڈیو اور اخبارات کو پوری قوم کو سود خوار، جواری اور غش کا علوی ہٹانے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی غلطی کا احساس دلائے اور اس حرام کام سے توبہ و استغفار کے بعد ہیش کے لیے بچنے کی توفیق دے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

### صحیح قرآن نہ پڑھنے والے، امام کے بیچھے نماز

س: ہماری مسجد میں ایک لام صاحب تقریباً ایک سال سے امامت کرا رہے ہیں۔ مگر قرآن پڑھتے ہوئے اکثر غلطیں کرتے رہتے ہیں مثلاً اکثر مقالات پر "ع" کو نہیں پڑھتے اور اس کی جگہ "الف" پڑھتے ہیں۔ جیسے یہ معلمون کے بجائے یتلہمون اور من شعائر اللہ کے جگہ من شعائر اللہ پڑھتے ہیں۔ اسی طرح بغیر وقف کے رک جانا اور پھر آگے سے شروع کرنا، کبھی کبھی آدمی آیت سے قرات شروع کرتے ہیں اور کبھی آدمی آیت پر رکوع میں چلے جاتے ہیں۔ جب تقریر کرتے ہیں تو ایسی اسرائیلی روایات بیان کرتے ہیں کہ میں نے تو کیا کسی اور نہ کبھی نہ سنی ہوں گے۔ جب ان کو کہتے ہیں کہ یہ آپ غلط پڑھتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ اس سے معنی میں فرق نہیں آتے۔ ایک ہی غلطی بھول سے نہیں بلکہ پار پار کرتے ہیں اور ہٹانے پر غصے بھی ہو جاتے ہیں۔ اس وجہ سے میرے والد صاحب نے تو ان کے بیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیا ہے اور بھی بھی نماز پڑھتے ہوئے مزہ نہیں آتے کیونکہ میرے خیال میں قرآن میں ایک زبر کا اضافہ یا کسی اپنی طرف سے کرنا اور پھر کہنا کہ اس سے معنی میں فرق نہیں آتا، بت بھی زیادتی ہے۔ یہاں میری ان ابعاص کو دور فرمائیں۔

ج: نماز پڑھانے کے لیے ایسا امام مقرر کرنا چاہیے جو صحیح قرات کرتا ہو۔ آپ نے جن امام صاحب کے حلقات لکھے ہیں وہ انتہائی تشویش ناک ہیں لیکن جب تک تک مقبول ایجھے قاری کا انتظام نہیں ہو جاتا یا وہ اپنی اصلاح نہیں کر لیتے اس وقت تک اخھی کی اقتدا میں نماز پڑھنی چاہیے۔ اگر حروف کو خارج سے نہیں بلکہ خارج کے قریب بھی او ا کرتے ہوں تب بھی نماز جائز ہو جائے گی۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ اسی طرح اسرائیلی روایات کو جو کتب و سنت کے خلاف ہوں، بیان کرنا جائز نہیں ہے۔ اس سے ان کو منع کرنا مناسب ہے۔ لیکن اس کے لیے حکمت کا طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ بخخت یا توہین آمیز طریقے سے نہیں۔ (ع-۴)